لجنہ اماءاللہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ خدیجہ جرمنی

مدیرہ:-سیّدہ منورہ سلطانہ

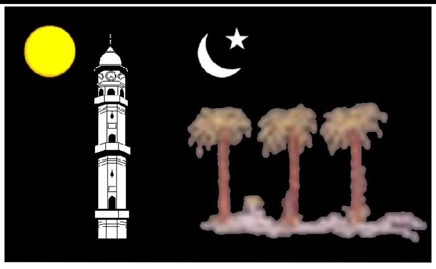

جلد نمبر 19 ماہ احسان:1396 ہجری شمسی، بمطابق جون 2017ء شمارہ نمبر:6

زیرِ نگرانی:-نیشنل صدر لجنہ اماءاللہ جرمنی:-محترمہ عطیہ نور احمد ہیوبش صاحبہ۔ سیکرٹری اشاعت:-محترمہ فوزیہ بشریٰ صاحبہ۔ معاونات۔محترمہ صبیحہ محمود صاحبہ، محترمہ محمودہ احمد صاحبہ، محترمہ درثمین احمد صاحبہ، محترمہ صابرہ احمد صاحبہ

القرآن الحکیم

وَالَّذِیۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِرَبِّهِمۡ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَ اَمۡرُهُمۡ شُوۡرٰی بَیۡنَهُمۡ ۪ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ۚ (سُوۡرَۃُ الشُّوۡرٰی 39)

ترجمہ:۔اور جو اپنے ربّ کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اُن کا امر باہمی مشورہ سے طے ہوتا ہے اور اس میں سے جو ہم نے اُنہیں عطا کیا خرچ کرتے ہیں۔

ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

حدیث نبوی ﷺ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو اپنے صحابہؓ سے مشورہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(ترمذی کتاب الجهاد ،باب ما جاء فی المشورۃ بحوالہ حدیقۃ الصالحین حدیث 622 صفحہ 582,583 ایڈیشن 2006ء)

خلافت کا انعقاد مشورہ اور رائے لینے کے بغیر درست نہیں نیز خلافت کے نظام کا ایک اہم ستون مشاورت ہے۔ (کنزالعمال کتاب الخلافۃ مع الامارۃ صفحہ 139/3 بحوالہ حدیقۃ الصالحین حدیث 621 صفحہ 582 ایڈیشن 2006ء)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے (ایک بار) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ''حضورؐ ! بعض اوقات ایسا معاملہ سامنے آجاتا ہے جس کے بارہ میں نہ قرآن کریم میں کوئی تصریح ملتی ہے اور نہ آپ کی کسی سنت کا علم ہوتا ہے۔ایسے وقت میں کیا کیا جائے''۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''اصحاب علم اور سمجھدار لوگوں کو بلاؤ اور معاملہ ان کے سامنے مشورہ کی غرض سے پیش کرو۔اکیلے صرف اپنی رائے سے کوئی فیصلہ نہ کرو۔''

(درمنثور 10/6۔اعلام الموقعین 54/1 لابن قیم بحوالہ حدیقۃ الصالحین حدیث 623 صفحہ 583 ایڈیشن 2006ء)

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جلسہ سالانہ 1892ء کے دوسرے دن مؤرخہ 28 دسمبر 1892ء کو اشاعت اسلام کی اغراض کو پورا کرنے کے لئے حاضرین نے رائے دی، جس کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف ''آئینہ کمالات اسلام'' میں اس طرح درج ہے:''پھر اس کے بعد 28 دسمبر 1892 کو یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے معزز حاضرین نے اپنی اپنی رائے پیش کی۔اور یہ قرار پایا کہ ایک رسالہ جو اہم ضروریاتِ اسلام کا جامع اور عقائدِ اسلام کا خوبصورت چہرہ معقولی طور پر دکھاتا ہو تالیف ہو کر اور پھر چھاپ کر یورپ اور امریکہ میں بہت سی کاپیاں اس کی بھیج دی جائیں۔بعد اس کے قادیان میں اپنا مطبع قائم کرنے کے لئے تجاویز پیش ہوئیں اور ایک فہرست ان صاحبوں کے چندہ کی مرتب کی گئی جو اعانت مطبع کے لئے بھیجتے رہیں گے۔یہ بھی قرار پایا کہ ایک اخبار اشاعت اور ہمدردی اسلام کے لئے جاری کیا جائے اور یہ بھی تجویز ہوا کہ حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی اس سلسلہ کے واعظ مقرر ہوں اور وہ پنجاب اور ہندوستان کا دورہ کریں۔بعد اس کے دعائے خیر کی گئی۔آئندہ بھی ہمیشہ... احسن تجاویز سوچی جائیں اور دنیا میں نیک چلنی اور نیک نیتی اور تقویٰ اور طہارت اور اخلاقی حالات کے ترقی دینے اور اخلاق اور عادات دنیّہ اور رسوم قبیحہ کو قوم میں سے دور کرنے...کی کوششیں اور تدبیریں کی جائیں۔'' (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 616-615 ایڈیشن 2009ء)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں کہ:

''...مشورہ لینے کا فائدہ ہوتا ہے۔کیونکہ مختلف ماحول کے، مختلف قوموں کے، مختلف معاشرتی حالات کے لوگ، زیادہ اور کم پڑھے لکھے لوگ مشورہ دے رہے ہوتے ہیں۔پھر آج کل جب جماعت پھیل گئی ہے، مختلف ملکوں کے لحاظ سے ان کے حالات کے مطابق مشورے پہنچ رہے ہوتے ہیں تو خلیفہ وقت کو ان ملکوں میں عمومی حالات اور جماعت کے معیار زندگی اور جماعت کے دینی روحانی معیار اور ان کی سوچوں کے بارے میں علم ہو جاتا ہے ان مشوروں کی وجہ سے۔اور پھر جو بھی سکیم یا لائحہ عمل بنانا ہو اس کو بنانے میں مدد ملتی ہے۔غرض کہ اگر ملکوں کی شوریٰ کے بعض مشورے ان کی اصلی حالت میں نہ بھی مانے جائیں تب بھی خلیفہ وقت کو دیکھنے اور سننے سے بہرحال ان کو فائدہ ہوتا ہے۔مشورہ دینے والے کا بہرحال یہ فرض بنتا ہے کہ نیک نیتی سے مشورہ دے اور خلیفہ وقت کا یہ حق بھی ہے اور فرض بھی ہے کہ وہ جماعت سے مشورہ لے۔حضرت عمرؓ تو فرمایا کرتے تھے کہ ''**لَا خِلَافَةَ اِلَّا عَنْ مَشْوَرَةٍ**'' کہ خلافت کا انعقاد مشورہ اور رائے لینے کے بغیر درست نہیں۔اور یہ بھی کہ خلافت کے نظام کا ایک اہم ستون مشاورت ہی ہے۔ (کنزالعمال کتاب الخلافۃ جلد 3 صفحہ 139)

تو جماعتی ترقی کے لئے اور کامیابیاں حاصل کرنے کے لئے ایک انتہائی اہم چیز ہے، جیسا کہ حضرت عمرؓ کا قول ہے کیونکہ قوم کی مشترکہ کوششیں ہوں تو پھر کامیابی کی راہیں کھلتی چلی جاتی ہیں۔

(خطبہ فرمودہ 12 مارچ 2004ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 26 مارچ تا یکم اپریل 2004ء صفحہ 3 تا 6)

مجلس مشاورت انتخاب اور ہماری ذمہ داریاں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں

مشورہ کیسا دینا چاہیے؟

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 12 مارچ 2004ء میں نمائندگان شوریٰ کے انتخاب اور ان کی فرائض کی جانب توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:''جب جماعتی معاملے میں خلیفہ وقت کی طرف سے، نظام کی طرف سے بلایا جائے کہ مشورہ دو تو اس میں دیکھیں کس قدر احتیاط کی ضرورت ہے۔مجلس شوریٰ میں جب بھی مشورے کے لئے بلایا جاتا ہے تو ایک بہت بڑی ذمہ داری مجلس شوریٰ پر ڈالی جاتی ہے، ممبران شوریٰ پر ڈالی جاتی ہے اور ایک مقدس ادارے کا اسے ممبر بنایا جاتا ہے کیونکہ نظام خلافت کے بعد دوسرا اہم اور مقدس ادارہ جماعت میں شوریٰ کا ادارہ ہی ہے۔اور جب خلیفہ وقت اس لئے بلا رہا ہو اور احباب جماعت بھی لوگوں کو اپنے میں سے منتخب کر کے اس لئے بھیج رہے ہوں کہ جاؤ اللہ تعالیٰ کی تعلیم دنیا میں پھیلانے ،احباب جماعت کی تربیت اور دوسرے مسائل حل کرنے اور خدمت انسانیت کرنے کے لئے خلیفہ وقت نے مشوروں کے لئے بلایا ہے اس کو مشورے دو تو کس قدر ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔اگر یہ تصور لے کر مجلس شوریٰ میں بیٹھیں تو پوری طرح مجلس کی کاروائی سننے اور استغفار کرنے اور درود بھیجنے

کے علاوہ کوئی دوسرا خیال ذہن میں آ ہی نہیں سکتا تا کہ جب بھی اس مجلس میں رائے دینے کے لئے کھڑا کیا جائے تو صحیح اور مکمل ذمہ داری کے ساتھ رائے دے سکیں کیونکہ یہ آراء خلیفہ وقت کے پاس پہنچتی ہیں اور خلیفہ وقت یہ حسن ظن رکھتا ہے کہ ممبران نے بڑے غور سے سوچ سمجھ کر کسی معاملے میں رائے قائم کی ہوگی اور عموماً مجلس شوریٰ کی رائے کو اس وجہ سے من وعن قبول کر لیا جاتا ہے، اسی صورت میں قبول کر لیا جاتا ہے۔ سوائے بعض ایسے معالات کے جہاں خلیفہ وقت کو معین علم ہو کہ شوریٰ کا یہ فیصلہ ماننے پر جماعت کو نقصان ہو سکتا ہے اور یہ بات ایسی نہیں ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے یا اس سے ہٹ کر ہے۔''

حتمی فیصلہ کا اختیار خلیفہ وقت کو ہوتا ہے:

''... مشورہ لینے کا حکم تو ہے تا کہ معاملہ پوری طرح نتھر کر سامنے آجائے لیکن ضروری نہیں ہے کہ مشورہ مانا بھی جائے... خلفاء مشورہ لیتے ہیں تا کہ گہرائی میں جا کر معاملات کو دیکھا جا سکے لیکن ضروری نہیں ہے کہ شوریٰ کے تمام فیصلوں کو قبول بھی کیا جائے اس لئے ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ شوریٰ کی کاروائی کے آخر پر معاملات زیرِ غور کے بارے میں جب رپورٹ پیش کی جاتی ہے تو اس پر یہ لکھا ہوتا ہے کہ شوریٰ یہ سفارش کرتی ہے، یہ لکھنے کا حق نہیں ہے کہ شوریٰ یہ فیصلہ کرتی ہے۔ شوریٰ کو صرف سفارش کا حق ہے۔ فیصلہ کرنے کا حق صرف خلیفہ وقت کو ہے۔ اس پر کسی کے ذہن میں یہ بھی سوال اٹھ سکتا ہے کہ پھر شوریٰ بلانے کا یا مشورہ لینے کا فائدہ کیا ہے، آج کل کے پڑھے لکھے ذہنوں میں یہ بھی آجاتا ہے تو جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ آیا ہوں کہ مجلس مشاورت ایک مشورہ دینے والا ادارہ ہے۔ اس کا کردار پارلیمنٹ کا نہیں ہے جہاں فیصلے کئے جاتے ہیں۔ آخری فیصلے کے لئے بہر حال معاملہ خلیفہ وقت کے پاس آتا ہے اور خلیفہ وقت کو ہی اختیار ہے کہ فیصلہ کرے، اور یہ اختیار اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے۔ لیکن بہر حال عموماً مشورے مانے بھی جاتے ہیں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا سوائے خاص حالات کے جن کا علم خلیفہ وقت کو ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ بعض حالات میں بعض وجوہات جن کی وجہ سے وہ مشورہ رد کیا گیا ہو ان کو خلیفہ وقت بتانا نہ چاہتا ہو ایسی بعض مجبوریاں ہوتی ہیں۔ تو بہر حال کہنے کا مقصد یہ ہے کہ مشورہ لینے کا فائدہ ہوتا ہے۔''

... حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''خلیفہ نے اپنے کام کے دو حصے کئے ہوئے ہیں، ایک حصہ انتظامی ہے، اس کے عہدیدار مقرر کرنا خلیفہ کا کام ہے۔... دوسرا حصہ خلیفہ کا کام اصولی ہے اس کے لئے وہ مجلس شوریٰ کا مشورہ لیتا ہے۔'' تو فرمایا کہ ''پس شوریٰ اصولی کاموں میں خلیفہ کی جانشین ہے۔'' (رپورٹ مجلس مشاورت 1930ء صفحہ 36)

نمائندگان کی ذمہ داری:

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نمائندگانِ شوریٰ کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''اس لئے نمائندہ گانِ شوریٰ کو یہ بھی ذہن میں رکھنا چاہئے کہ ان کی ذمہ داری شوریٰ کے اجلاس کے بعد ختم نہیں ہو جاتی بلکہ ایک دفعہ کا منتخب کردہ نمائندہ مجلس شوریٰ پورے سال تک کیلئے نمائندہ ہی رہتا ہے تا کہ اصولی باتوں میں مدد کر سکے اور شوریٰ کی کارروائی میں جو فیصلے ہوئے ہیں، جو اصولی باتیں ہوئی ہیں ان پر عمل درآمد کرانے میں تعاون بھی کرے اور پوری ذمہ داری سے مقامی انتظامیہ کی مدد بھی کرے۔ گو فیصلہ سے ہٹی ہوئی بات دیکھ کر جو بھی شوریٰ میں ہوئی ہو، ممبران شوریٰ براہ راست تو مقامی انتظامیہ کے معاملات میں دخل اندازی نہیں کر سکتے ورنہ اس طرح تو ایک ٹکر کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ لیکن ان کو توجہ ضرور دلا سکتے ہیں کہ یہ یہ فیصلے ہوئے تھے، اس طرح کارروائی ہونی چاہئے تھی، یہ ہماری جماعت میں نہیں ہو رہی۔ اور جیسا کہ میں نے کہا توجہ کے ساتھ ساتھ عملدرآمد کرانے کے لئے ان سے تعاون بھی کریں اور اگر دیکھیں کہ مقامی انتظامیہ پوری طرح جو شوریٰ کے فیصلے ہوئے ان پر عمل نہیں کر رہی تو پھر نظام جماعت قائم ہے وہ مرکز کو توجہ دلا سکتے ہیں، خلیفہ وقت کو اس بارے میں لکھ سکتے ہیں۔ تو یہ اطلاع دینا بھی ممبران شوریٰ کا فرض ہوتا ہے کہ سارا سال جب تک وہ ممبر ہیں ان معاملات پر عملدرآمد کرانے میں مدد کریں۔''

شوریٰ کی کارروائی کے وقت ہمارا عمل کیا ہونا چاہئے:

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نمائندگانِ شوریٰ کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں: ''پہلی بات تو یہ ہے کہ شوریٰ میں جب شامل ہوں تو محض للہ شامل ہوں۔ یعنی جب رائے دیں تو یہ سوچ کر دیں کہ ہم نے اپنی آراء اللہ تعالیٰ کی خاطر دینی ہیں۔ پھر یہ ہے کہ خالی الذہن ہو کر دعا سے شامل ہوں۔ ذاتی باتوں کو دل سے نکال دیں، اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے شوریٰ کے اجلاس کے دوران بھی دعاؤں میں مصروف رہیں اور دعاؤں میں لگے رہیں۔ پھر یہ ہے کہ اپنی رائے منوانے کی نیت نہ ہو۔ کسی کی رائے بھی مفید ہو سکتی ہے۔ یہ نہیں ہے کہ جس طرح دنیا کی پارلیمنٹیں، اسمبلیاں ہوتی ہیں وہاں بحث وتمحیص شروع ہو جاتی ہے۔ بحث کرنے کا کوئی حق نہیں۔ رائے دیں اور بیٹھ جائیں۔ اگر آپ کی رائے میں وزن ہوگا، لوگوں کو پسند آئے گی خود اس کے حق میں عمومی رائے بن جائے گی۔ اگر نہیں تو آپ کا کام صرف نیک نیتی سے جو بھی ذہن میں بات آئی اس کا اظہار کرنا تھا وہ کر دیا۔ اور اس کے لئے یہ بھی ہے کہ دوسروں کی رائے کو غور سے سنیں۔ آپ نے ایک رائے اپنے ذہن میں بنائی ہے ہو سکتا ہے کہ جب دوسرا اس سے پہلے آ کے اپنی رائے دے دے تو آپ اپنی رائے چھوڑ دیں۔ پھر یہ ہے کہ کسی کی خاطر رائے نہ دیں۔ کسی رائے سے صرف اس لئے اتفاق نہ کریں کہ یہ میرے دوست یا عزیز نے رائے دی ہے یا میری جماعت کے فلاں فرد نے یہ رائے دی ہے۔ آزادانہ رائے ہونی چاہئے، خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے ہونی چاہئے۔''

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مزید اس بارے میں فرماتے ہیں: ''پھر یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ اگر آپ کی رائے دینے سے پہلے کوئی اور رائے دے چکا ہے اس معاملے میں اور وہ آپ کی رائے سے مطابقت رکھتی ہے تو ضروری نہیں ہے کہ پھر سٹیج پہ آیا جائے اور میں آخر پہ سب سے اہم بات یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ کا ہر عمل اور ہر مشورہ خدا تعالیٰ کی خاطر ہو، مختصراً میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے، تقویٰ کے پیش نظر ہو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگتے ہوئے مشورہ دیں کہ اے اللہ! ہم تو ہر علم کا مکمل احاطہ کئے ہوئے نہیں ہیں تو ہی ہماری مدد فرما اور ہماری صحیح رہنمائی فرما۔ تیرے نام پر، تیرے دین کی سر بلندی کی خاطر، تیرے پیارے نبی **صلی اللہ علیہ وسلم** کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کی خاطر، ان کی لائی ہوئی شریعت کو دنیا میں قائم کرنے کی خاطر، تیرے مسیح ومہدی نے ہمیں ایک ہاتھ پر اکٹھا کیا ہے اور اس کام کو سرانجام دینے کے لئے مشورے کی خاطر خلیفہ وقت نے ہمیں بلایا ہے، تو ہمیں توفیق دے کہ صحیح مشورہ دے سکیں۔ ہماری ذات کی کوئی ملونی بیچ میں نہ ہو اور خالصتاً ہم تیری خاطر مشورہ دینے والے ہوں۔ صحیح راستے سمجھانے والا بھی تو ہے اور ذہنوں کو کھولنے والا بھی تو ہے، تو ہماری مدد فرما اور ہمیں اس مرحلے سے تقویٰ پہ چلتے ہوئے گزار۔ اگر اس سوچ کے ساتھ مجالس میں بیٹھیں گے اور مشورے دیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ بہت مدد فرمائے گا اور صحیح راستے بھی سمجھائے گا اور ایسی مجالس کی برکات سے بھی آپ فیضیاب ہوں گے۔''

(خطبہ فرمودہ 12 مارچ 2004ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 26 مارچ تا یکم اپریل 2004ء صفحہ 4 تا 6)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

لجنہ اماء اللہ جرمنی کی سرگرمیوں کی رپورٹ

لجنہ اماء اللہ جرمنی کی گزشتہ چند ماہ میں ہونے والی مختلف سرگرمیوں کی رپورٹ:

رپورٹ سیمینار برائے نومبایعات

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مؤرخہ 4 تا 6 نومبر بمقام نور الدین مسجد Darmstadt، نومبایعات بہنوں کیلئے سہ روزہ سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس میں 42 نومبایعات بہنیں اور 15 بچے شامل ہوئے۔ ان میں سے اکثریت جرمن اور ترک قومیت سے تعلق رکھنے والی بہنوں کی تھی۔ علاوہ ازیں مولداویہ، سپین، اٹلی، بوسنیا، برازیل اور جمائکا سے تعلق رکھنے والی بہنیں بھی شامل ہوئیں۔

جمعۃ المبارک کی صبح سے تجنید کا آغاز ہوا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی اور حضور انور کا براہ راست خطبہ جمعہ سُننے کے بعد سب بہنوں کو خوش آمدید کہا گیا اور سیمینار کے پروگرام کے بارہ میں بتایا گیا۔

دوسرے روز تلاوتِ قرآنِ کریم، حدیثِ نبویؐ کے بعد صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی نے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودات کی روشنی میں بہنوں سے خطاب کیا۔ بعد ازاں بہنوں کو محترمہ صدر صاحبہ کے ساتھ سوال وجواب کرنے کا بھی موقع ملا۔

دوسری پریزنٹیشن کا موضوع ''حضورِ اقدس کے خطبات کی روشنی میں ذاتی محاسبہ'' تھا۔ پریزنٹیشن کے بعد بہنوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا کہ اتنے اہم موضوع کے بارے میں انہیں معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ الحمد للہ

اس کے بعد تحریک وقفِ جدید کے موضوع پر مردوں کی طرف سے ایک تقریر کی گئی جس میں مالی قربانی کی اہمیت کے بارہ میں ممبرات کو بتایا گیا۔ نماز اور دوپہر کے کھانے کے بعد پروگرام کے دوسرے حصے کا آغاز ایک اور پریزنٹیشن سے کیا گیا جس کا موضوع ''اسلامی حکمت، صحت اور روح کے لئے'' تھا۔ اس کے بعد بہنوں نے سوالات کئے۔ اور اپنی طرف سے بھی صحت کے متعلق مشورے دیئے۔ اس پریزنٹیشن کے بعد ایک تقریر کی گئی جو احمدی خواتین کی جماعتی اور دینی خدمات سے متعلق تھی۔ شام کو وقفہ کے بعد تمام بہنوں کے لئے پروگرام رکھا گیا۔ جس میں چار گروپس بنائے گئے اور ان کو ایک

موضوع دیا جس پر بات چیت کر کے انہوں نے اگلے دن اس کے نتائج پیش کرنے تھے۔اس میں شادی، روحانیت، پردہ اوراس معاشرے میں امن کے موضوع پر گفتگو کی گئی اورایک دوسرے کومشورے بھی دیئے شام کی نماز اور رات کے کھانے کے بعد سب نے مل کر درود شریف اور نظمیں پڑھیں اوراس کے ساتھ ہی دوسرے دن کے پروگرام کا اختتام ہوا۔

سیمینار کے تیسرے اور آخری دن اتوار کو تلاوتِ قرآنِ کریم، حدیث نبویؐ اور نماز کے بعد بہنوں نے پروگرام کے نتائج پیش کئے۔اس کے بعد ایک بہن نے ہومیوپیتھی طریقہ علاج کے بارے میں ممبرات کومعلومات بہم پہنچائیں۔اور اس کے متعلق حاضرین کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔

آخر میں سیکرٹری صاحبہ تربیت برائے نومبایعات نے ذکرِالٰہی کے موضوع پر ایک پریزنٹیشن دکھائی جس کا مواد کتاب ''ذکرِالٰہی'' سے لیا گیا۔بعدازاں بہنوں سے نماز تہجد اور ذکرالٰہی کے بارے میں تفصیلی گفتگو ہوئی۔اسی دن ایک غیراز جماعت بہن بھی پروگرام میں شامل ہوئیں اورانہوں نے اس امر کا اظہار کیا کہ وہ بہت خوش ہیں اور کچھ وقت مزید جماعت کے متعلق معلومات حاصل کر کے جماعت میں شامل ہونا چاہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں زمانہ کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

اس موقع پر جماعتی کتابوں اور رسالوں کا تعارف بھی کروایا گیا۔ان تین دنوں میں شامل ہونے والی بہنوں کے بچوں کیلئے بھی انتظام کیا گیا تھا۔ملاقات میں کچھ پاکستانی خواتین کو دعوت دی گئی تھی، جنھوں نے اپنے ایمان افروز واقعات سنائے۔اس کے ساتھ ہی یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دن بہت بابرکت رہے اور بہنوں نے اس چیز کا برملا اظہار کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے روحانی علم میں اضافہ ہوا ہے۔الحمدللہ

عرب قومیت سے تعلق رکھنے والی نومبایعات کے لئے سہ روزہ تربیتی سیمینار

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی سطح پر مورخہ 30 دسمبر تا یکم جنوری جامعہ احمدیہ جرمنی بمقام Riedstadt میں عرب قومیت سے تعلق رکھنے والی بہنوں کیلئے سہ روزہ تربیتی سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس میں ملک شام، لبنان، ایران اور کویت سے تعلق رکھنے والی سات بہنوں اور پانچ ناصرات کے علاوہ پندرہ عرب نومبایعات مہمان خواتین نے شرکت کی۔

سیمینار کی کاروائی کا زیادہ تر حصہ مردوں کی طرف سے نشر کیا گیا تاہم عورتوں میں کبابیر سے تشریف لائی ہوئی مکرمہ بشریٰ عودہ صاحبہ اور مربی سلسلہ بیلجیم کی اہلیہ صاحبہ نے پروگرام کروایا۔مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے بھی اس سیمینار میں شرکت کر کے نومبایعات کو ان کی ذمہ داریوں اور تنظیم لجنہ اماء اللہ کے مقاصد کی جانب توجہ دلائی۔جملہ شاملین بہت خوش اور مطمئن تھیں اور بہت اچھے تاثرات لے کر گئیں۔

تبلیغی فلائرز کی تقسیم کا دن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے شعبہ تبلیغ لجنہ اماء اللہ جرمنی کے زیر انتظام جرمنی بھر میں مؤرخہ 15 دسمبر 2016ء (تبلیغی فلائرز کی تقسیم کا دن) منایا گیا۔ دن کا آغاز خصوصی دعاؤں، نوافل اور صدقات سے ہوا۔ اس دن تقریباً بارہ ہزار کے قریب تبلیغی فلائرز تقسیم کئے گئے۔الحمدللہ۔

ریفرشر کورس متفرق شعبہ جات

مورخہ 21 جنوری 2017 کو بیت السبوح سینٹر فرینکفرٹ میں متفرق شعبہ جات (صنعت و دستکاری، صحت جسمانی، ضیافت، تحریک جدید وقف جدید، وصیت اور واقفات نو) کی سیکرٹریان کی رہنمائی کیلئے ریفریشر کورس کروائے گئے جن میں حاضری 600 رہی۔

رپورٹ یوم اُمہات و بنات

ماہ فروری میں مرکزی شعبہ تربیت کے زیر اہتمام مجالس کی سطح پر یوم اُمہات و بنات سیمینارز کا انعقاد کیا گیا۔اس غرض کیلئے مرکزی شعبہ تربیت کی طرف سے دو پریزینٹیشن تیار کر کے جُملہ مجالس میں بھجوائی گئیں۔ایک پریزینٹیشن ماؤں کے گروپ کے لیے اور دوسری نوجوان بچیوں کے لیے۔اس پریزینٹیشن کا عنوان تھا ''اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ماں بیٹی کا باہمی پیار کا رشتہ'' اس پروگرام کو کروانے کے متعلق ساتھ مکمل ہدایت اور بات چیت کے نکات بھی بھجوائے گئے۔تلاوت، حدیث اور نظم کے بعد تین گروپس بنائے گئے۔

ماؤں کا گروپ، نوجوان بچیوں کا گروپ اور ناصرات کا گروپ۔تینوں گروپس میں اپنے اپنے حصے کی پریزینٹیشن دکھائی گئی اوراس میں پیش کیے گئے اقتباسات کی روشنی میں بات چیت ہوئی۔ ماؤں کے گروپ میں ماں بیٹی کے آپس کے دوستانہ تعلقات کی اہمیت بتائی گئی۔اور بچوں کی عزت کرنے اوران کے ساتھ دوستانہ تعلق رکھنے کی اہمیت پر اقتباسات پڑھ کر گفتگو کی گئی۔نوجوان بچیوں کے گروپ میں والدین کی عزت اور خدمت کے علاوہ وقت پر شادی اوراپنے لیے نیک جوڑے کی دعاؤں کے اقتباسات پڑھ کر ان پر گفتگو ہوئی۔علاوہ ازیں متفرق صورتحال میں ماؤں کو بچیوں کی کیسے رہنمائی کرنی چاہئے سے متعلق مثالیں دی گئیں۔

اس پروگرام کے ساتھ رائے عامہ فارم بھی بھجوایا گیا تھا۔الحمدللہ مجالس کی طرف سے اس سیمینار کی بہت اچھی آراء موصول ہوئیں۔ ماؤں اور نوجوان بچیوں نے اس پروگرام کو پسند کیا اور دلچسپی سے اس میں حصہ لیا اور ساتھ یہ رائے بھی دی کہ اس طرح کے سیمینار دوسرے مختلف موضوعات پر بھی ہونے چاہئیں۔

ماہ فروری میں 180 مجالس میں ''ماں بیٹی کا دن'' کے موضوع پر سیمینار ہوئے جن میں ممبرات کی حاضری 5550 رہی۔الحمدللہ

ریفرشر کورس متفرق شعبہ جات

ماہ فروری میں ہمبرگ ریجن میں متفرق شعبہ جات (صنعت و دستکاری، صحت جسمانی، ضیافت، واقفات نو) کی سیکرٹریات کی رہنمائی کیلئے یک روزہ ریفریشر کورسسز کا انعقاد کروایا گیا۔ان میں شاملین کی حاضری 184 رہی۔

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کاوشوں کو بار آور کرے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشا کے مطابق خدمت دین کی توفیق عطا کرے۔آمین۔

اس رپورٹ کی تیاری میں مرکزی شعبہ تعلیم، تربیت، تبلیغ، معاونہ شعبہ تربیت برائے نو مبایعات نے معاونت کی۔فجز اھن اللہ احسن الجزاء۔

(ترتیب و تلخیص لبنیٰ ثاقب)

اَلطُّھُوْرُ شَطْرُالْاِیْمَانِ

طہارت، پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے

(قسط نمبر 1)

اسلام ایک مذہب ہونے کے ساتھ مکمل ضابطۂ حیات بھی ہے جو صرف دینی احکام کو ہی کھول کر بیان نہیں کرتا بلکہ روزمرہ پیش آنے والے مختلف حالات کے لئے بھی ہمیں درست سمت اور اصول بتاتا ہے۔اس میں صفائی اور طہارت ایک ایسا جز ہے جس پر اسلام بہت زور دیتا ہے، خواہ وہ جسمانی صفائی اور طہارت سے یا اردگرد کے ماحول سے تعلق رکھتا ہو۔ذیل میں دی گئی سورۃ البقرۃ، آیت 223 میں اللہ تعالیٰ واضح طور پر ارشاد فرماتا ہے کہ: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّا بِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَo

ترجمہ:۔ یقیناً اللہ کثرت سے توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور پاک صاف رہنے والوں سے (بھی) محبت کرتا ہے۔'' (ترجمہ: از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

صفائی کی اہمیت ایک حدیث سے بھی واضح ہوتی ہے کہ:۔ ''اَلطُّھُوْرُ شَطْرُالْاِیْمَانِ. یعنی طہارت، پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔''

(حدیقۃ الصالحین صفحہ 442 حدیث 430، ایڈیشن 2006ء)

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ ''سو توّا بین کے لفظ سے خدا تعالیٰ نے باطنی طہارت اور پاکیزگی کی طرف توجہ دلائی اور متطھّرین کے لفظ سے ظاہری طہارت اور پاکیزگی کی ترغیب دی۔ اوراس آیت سے یہ مطلب نہیں کہ صرف ایسے شخص کو خدا تعالیٰ دوست رکھتا ہے کہ جو محض ظاہری پاکیزگی کا پابند ہو بلکہ توّا بین کے لفظ کو ساتھ ملا کر بیان فرمایا تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ خدا تعالیٰ کی اپنے بندوں کے لیے اکمل اور اتم محبت جس سے قیامت میں نجات ہوگی اسی سے وابستہ ہے کہ انسان علاوہ ظاہری پاکیزگی کے خدا تعالیٰ کی طرف سچا رجوع کرے۔لیکن محض ظاہری پاکیزگی کی رعایت رکھنے والا دنیا میں اس رعایت کا فائدہ صرف اس قدر اٹھا سکتا ہے کہ بہت سی جسمانی امراض سے محفوظ رہے۔اور اگرچہ وہ خدا تعالیٰ کی اعلیٰ درجہ کی محبت کا نتیجہ نہیں دیکھ سکتا مگر چونکہ اُس نے تھوڑا سا کام خدا تعالیٰ کی منشا کے موافق کیا ہے یعنی اپنے گھر اور بدن اور کپڑوں کو ناپاکیوں سے پاک رکھا ہے اس لیے اس قدر نتیجہ دیکھنا ضروری ہے کہ وہ بعض جسمانی بلاؤں سے بچا لیا جائے...'' (ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 336 تا 337 ایڈیشن 2008ء۔ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

پاکیزگی و طہارت:۔ دین اسلام میں ذاتی پاکیزگی کے بارہ میں بہت سے احکامات ملتے ہیں۔ یہ ایک وسیع مضمون ہے جو کئی پہلو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ ''طھور'' کے معنی پاکیزگی۔ یہ لفظ وضو اور غسل وغیرہ۔ پاکیزگی کے تمام طریقوں پر حاوی ہے۔''

(صحیح البخاری جلد 1 کتاب الوضو صفحہ 221)

قضائے حاجت:۔ اس بارہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ'' یعنی ''نبی **صلی اللہ علیہ وسلم** جب بیت الخلاء جاتے تو فرماتے: اے اللہ! میں گندگی اور گندی باتوں سے تیری پناہ لیتا ہوں...'' (صحیح البخاری جلد 1، کتاب الوضو باب مایقول عند الخلاء حدیث نمبر 142 صفحہ 232)

''...دولفظ الخبث و الخبائث دعا میں وارد ہوئے ہیں۔ان میں پہلے لفظ سے مراد ہر ایک ظاہری میل کچیل اور گندگی ہے اور خبائث جو خبیثۃٌ کی جمع ہے۔اس سے مراد ہر ایک گندی بات، خواہ دل کے خیالات سے تعلق رکھتی ہو یا اعمال سے یا زبان سے۔نیز خبائث سے مراد ارواحِ خبیثہ بھی ہیں، جو گندی جگہوں میں عموماً جراثیم کی شکل میں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔خبث جو خبیث کی جمع ہے اس سے مراد گندہ آدمی بھی ہوسکتا ہے اور گندی بات بھی۔'' (صحیح البخاری جلد 1، کتاب الوضو باب مایقول عند الخلاء صفحہ 233)

''ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا: نبی **صلی اللہ**

Vol.19 Monthly **Khadija** Germany Issue-6.
Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M. Telephone: 06102329212, E-mail: ishaat @ lajna.de

علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لئے نکلتے تو میں اور ایک لڑکا آتے اور ہمارے ساتھ پانی کی چھاگل ہوتی۔ یعنی آپ **صلی اللہ علیہ وسلم** اس پانی سے استنجاء کرتے۔'' (صحیح البخاری جلد 1 کتاب الوضو باب الاستنجاء بالماء حدیث 150 صفحہ 239)

''امام بخاریؒ نے آگے جا کر پتھر سے استنجاء کرنے کے متعلق بھی ایک الگ باب قائم کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پانی کے موجود نہ ہونے پر آپؐ نے پتھر سے بھی کام لیا ہے۔ (عمدۃ القاری جزء ثانی صفحہ 290،300)

اور آنحضرت **صلی اللہ علیہ وسلم** کے متعلق یہ بھی ثابت ہے کہ آپؐ پتھر سے استنجاء کرنے کے بعد پانی بھی استعمال کیا کرتے تھے۔'' (صحیح البخاری جلد 1، کتاب الوضو باب الاستنجاء بالماء صفحہ 240)

وضو:۔ ''مصلح کامل کی اصلاح کا ایک پاک نمونہ کتاب الوضو کے مطالعہ سے بھی نظر آئے گا اور معلوم ہو جائے گا کہ آپؐ نے کس طرح ایک مشفق باپ کی مانند انسان کو طہارت اور پاکیزگی کے آداب سکھلائے ہیں...آپ نے ظاہری پاکیزگی پر اتنا زور دیا ہے...اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ظاہری پاکیزگی بھی باطنی پاکیزگی پر اثر ڈالتی ہے۔ جیسا کہ کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کے ابتدائی صفحوں (5 تا 7) میں اس بات کو بدلائل واضح کیا گیا ہے کہ جسم کے ظاہری حالات کا روحانی حالات کے ساتھ شدید تعلق ہے۔ چنانچہ...اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔ (سورۃ المائدہ آیت:7)

یعنی اللہ تعالیٰ اس حکم سے تمہیں کسی تکلیف میں نہیں ڈالنا چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور اپنی نعمت تم پر پوری کرے۔ تا کہ تم یہ دیکھ کر کہ تم کس گندی حالت میں تھے اور پھر کہاں پہنچ گئے ہو شکر گزار بنو۔ قرآن مجید نے جہاں بھی نعمت کے کمال کا ذکر کیا ہے وہاں دنیوی و روحانی دونوں ترقیاں مراد لی ہیں۔ اس آیت نے وضو کی اصل غرض و غایت واضح کر دی ہے اور وضو کے لغوی معنی بھی یہی ہیں:۔ پاک اور صاف ستھرا رہنا اور خوبصورت ہونا۔ (لسان العرب تحت لفظ وضو)، (صحیح البخاری جلد ۱ کتاب الوضو صفحہ 219 تا 220)

وضو کب فرض ہو جاتا ہے؟ ''...حضرت ابو ہریرہؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بے وضو ہو جائے، اس کی نماز قبول نہیں ہوتی؛ جب تک کہ وہ وضو نہ کرے۔''

(صحیح البخاری جلد 1، کتاب الوضو باب لا تقبلُ صلاۃٌ بغیر طہور حدیث 135 صفحہ 221)

بعض لوگ اس سلسلہ میں اعتراض کرتے ہیں کہ ہوا کے خارج ہونے سے پاکیزگی میں کیا فرق آ سکتا ہے۔ اس میں ایک تو یہ نکتہ ہے کہ ''خفیف سے خفیف باطنی آلائش اور گند بھی روحانی صحت اور پاکیزگی کو مکدر کرنے کے لئے مہلک زہر ہے۔'' (صحیح البخاری جلد 1 کتاب الوضو باب لا تقبلُ صلاۃٌ بغیر طہور صفحہ 223)

دائیں ہاتھ کو صاف چیزوں کے لئے استعمال کرنا

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم ...نے فرمایا: تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ نہ پکڑے اور نہ اپنے دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے اور نہ برتن میں سانس لے۔''

(باب لا یمسك ذکرھو بیمنه اذا بالا) (صحیح البخاری جلد 1، کتاب الوضو، حدیث 154 صفحہ 242،243)

اس حکم میں بھی جو بات ہمیں واضح طور پر سمجھ آتی ہے وہ یہی ہے کہ چونکہ دایاں ہاتھ صاف کاموں، مثلاً کھانے وغیرہ کے لئے استعمال ہوتا ہے اس لئے اس کو جراثیم سے پاک رکھنا ضروری ہے اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ دائیں ہاتھ سے استنجاء وغیرہ نہ کیا جائے۔

پیشاب کے بارہ میں احتیاط:۔ ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ یا مکہ کے باغوں میں سے ایک باغ کی دیوار کے پاس سے گذرے تو آپؐ نے دو آدمیوں کی آواز سنی، جن کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ پھر فرمایا: بلکہ ان میں سے ایک تو اپنے پیشاب سے بچاؤ نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا پھرتا تھا...''۔

(صحیح البخاری جلد 1، کتاب الوضو، حدیث 216، صفحہ 299)

''عام طور پر لوگ پیشاب کی ناپاکی کو معمولی خیال کر کے اس سے پرہیز نہیں کرتے اور یہ سمجھ کر کہ ایک آدھ قطرے یا چھینٹے سے کپڑا کیا ناپاک ہوگا۔ بغیر پانی وغیرہ سے صاف کرنے کے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اس تساہل کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قطرہ قطرہ جمع ہو کر عفونت و بدبو پیدا کر دیتا ہے۔ اس لئے شارع اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب سے احتیاط نہ کرنے کو گناہ قرار دیا ہے اور مسلمان ایک لمبے عرصہ تک اپنے مرشد کامل کی ہدایت کی بڑی احتیاط سے پابندی کرتے رہے ہیں۔ مگر یورپ کی اندھا دھند تقلید نے پھر ان کو اُلٹے پاؤں پھیر دیا ہے۔ نہ ظاہری نجاست سے ان کو پرہیز رہا ہے نہ باطنی نجاست سے۔'' (تشریح از صحیح البخاری جلد 1، کتاب الوضو صفحہ 300)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

''...اگر بچہ ظاہر میں صاف ہو تو اس کا اثر اس کے باطن پر پڑے گا اور اس کا باطن بھی پاک ہوگا...غلاظت کی وجہ سے جو گناہ پیدا ہوتے ہیں (بچہ) ان سے بچا رہے گا۔ یہ بات طبّ کی رو سے ثابت ہو گئی ہے کہ بچہ میں پہلے گناہ غلاظت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ جب بچہ کا اندام نہانی صاف نہ ہو تو بچہ اسے کھجلاتا ہے...اس طرح اسے شہوانی قوت کا احساس ہو جاتا ہے...جوں جوں وہ بڑا ہوا اسے بتایا جائے کہ ان مقامات کو صفائی کے لئے دھونا ضروری ہوتا ہے، تو وہ شہوانی برائیوں سے بہت حد تک محفوظ رہ سکتا ہے۔ یہ تربیت بھی پہلے دن سے شروع ہو جانی چاہیئے۔'' (منہاج الطالبین صفحہ 58 ایڈیشن 2007ء، نظارت نشر و اشاعت قادیان)

غیر ضروری بالوں کا اتارنا:۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ باتیں فطرتی ہیں: ختنہ، زیرِ ناف بال صاف کرنا، مونچھیں ترشوانا، ناخن ترشوانا، بغلوں کے بال صاف کرنا۔ (صحیح مسلم جلد دوم، کتاب الطھارہ، باب خصائل الفطرۃ صفحہ 30 حدیث نمبر 370)

ان امور کے وقت کی تعیین بھی کر دی گئی ہے، چنانچہ حدیث میں مروی ہے کہ ''حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے مونچھیں تراشنے، ناخن تراشنے، بغل صاف کرنے اور زیرِ ناف بال صاف کرنے میں وقت کی تعیین کی گئی ہے کہ ہم (انہیں) چالیس رات سے زائد نہ رہنے دیں۔'' (صحیح مسلم جلد دوم کتاب الطھارہ، باب خصائل الفطرۃ صفحہ 30 حدیث 371)

مسواک کرنا:۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں مؤمنوں پر مشقت نہ ڈال دیتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت ضرور مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ زہیر کی روایت میں مؤمنین کی بجائے امتی (میری امت) کے الفاظ ہیں۔ (صحیح مسلم جلد دوم، کتاب الطھارہ، باب السواك صفحہ 27 حدیث 362)

حیض کے دوران جماع کی ممانعت:۔

''(حضرت) محمد رسول اللہ **صلی اللہ علیہ وسلم** نے تمام ظالمانہ قیدوں سے ان (عورتوں، ناقل) کو چھٹکارا دِلایا۔ آپؐ نے قُلْ هُوَ اَذًى کے ارشاد کے ماتحت اپنے عملی نمونہ سے جہالت میں مبتلا مخلوق کو سکھلایا کہ عورت سے ایامِ حیض میں پرہیز کرنے کا حکم محدود معنوں میں ہے اور یہ پرہیز اس کے ناپاک ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لئے ہے کہ حالتِ حیض میں جماع کرنے سے طرفین کی صحت کو نقصان پہنچتا ہے۔ اَذًى کے معانی ''وہ شئے جو ضرر یا نقصان دے''۔ ایسا ہی اَذًى کے معانی مجازاً گندگی کے بھی ہیں۔ کیونکہ وہ بھی انسان کو نقصان پہنچاتی ہے اگر جسم سے اس کا ازالہ نہ کیا جائے۔''

(صحیح البخاری جلد 1 کتاب الحیض صفحہ 383 تا 384)

ماہرین کی رائے میں جو جوڑے اس دوران ملاپ کرتے ہیں ان میں بہت سی اندرونی بیماریاں جن میں مرد کی جانب سے انفکشن ہرپیز (herpes) ہونے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ اور عورتوں میں نچلے پیٹ کی سوجن (PID) ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ ماہواری کے ایام میں ملاپ سے اس بات کا بھی امکان ہوتا ہے کہ خون کے ذریعہ منتقل ہونے والے دیگر امراض جن میں ایچ. پی. وی، ہپاٹائٹس بی یا سی ان کے ساتھی کو منتقل ہو سکتے ہیں۔ اور عورتوں میں فرج کی بیکٹیریائی سوزش پیدا ہونے کا بھی خدشہ ہوتا ہے۔ (انٹرنیٹ سے لی گئی معلومات)

غسلِ جنابت:۔ اللہ تعالیٰ نے زندگی کے تمام تر پہلو جو اس کی صحت سے تعلق رکھتے ہیں مثلاً میاں بیوی کے جسمانی تعلقات کی صورت میں غسل واجب ہوتا ہے، کو نہایت خوبصورتی سے بیان کیا ہے جو نا صرف دونوں کی جسمانی صحت کو برقرار رکھتا ہے بلکہ اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی اولاد کی صحت کے لئے بھی نہایت ضروری ہے۔ اس ضمن میں قرآنِ کریم فرماتا ہے:۔ ''اور اگر تم جنبی ہو تو (نہا کر) پاک ہو جاؤ، اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا کوئی تم میں سے جائے ضرورت سے آئے یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو اور پانی نہ پا سکو تو تم پاکیزہ مٹی کا قصد کرو اور اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں کا مسح کرو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کسی قسم کی تنگی کرے۔ لیکن وہ چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے اور تمہیں اپنی نعمت پورے طور پر دے تا کہ تم شکر گذار رہو۔''

(سورۃ المائدہ آیت:7) (صحیح البخاری جلد 1، کتاب الغسل صفحہ 333)

''حضرت عائشہؓ...سے روایت کی کہ نبی **صلی اللہ علیہ وسلم** جب غسلِ جنابت کرتے تو آپؐ اپنے دونوں ہاتھ دھوتے۔ پھر اسی طرح وضو کرتے کہ جس طرح نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے۔ پھر اپنی انگلیاں پانی میں ڈالتے اور ان سے اپنے بالوں کی جڑوں میں خلال کرتے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر پر تین چلو ڈالتے۔ پھر اپنے سارے بدن پر (پانی) بہاتے۔

(باب الوضو قبل الغسل) (صحیح البخاری جلد 1، کتاب الغسل، حدیث 248 صفحہ 336)

غسلِ جنابت کے سلسلہ میں ایک اور حدیث کے مطابق ''رسول اللہ **صلی اللہ علیہ وسلم** نے انصار میں سے ایک شخص کو بلوا بھیجا۔ وہ آیا اور اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ نبی **صلی اللہ علیہ وسلم** نے فرمایا: شاید ہم نے تمہیں وقت سے پہلے بلا لیا ہے؟ تو اس نے کہا: ہاں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہیں وقت سے پہلے چھوڑنا پڑے یا انزال نہ ہو تو تمہیں صرف وضو ہی کرنا چاہیئے...'' (صحیح البخاری جلد 1، کتاب الوضو باب مایقول عند الخلاء حدیث 180 صفحہ 264)

اگر فوری طور پر غسل نہ کرنا ہو:۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے رسول اللہ **صلی اللہ علیہ وسلم** سے ذکر کیا کہ وہ رات کو جنبی ہو جاتے ہیں تو رسول اللہ **صلی اللہ علیہ وسلم** نے ان سے فرمایا ''وضو کرو اور اپنی شرم گاہ دھو لو اور پھر سو جاؤ۔'' (صحیح البخاری جلد 1 کتاب الغسل باب الجنب یتوضا ثم ینام حدیث 290 صفحہ 378)

یعنی پھر اُٹھنے پر غسل لازم ہے۔ اس وقت وضو کا مقصد محض خیالات کو پاک کرنا ہے۔

(بقیہ انشاء اللہ اگلے شمارہ میں)